U24733 19-12-04

Title- MASNAVI ZAAIR.

Creator - Babbar Ali Khan Zaair.

Publisher- Munshi Nawal Kishore (Lucknow)

Date - N.A.

Pages - 14

Subjects - Urdu Shayari - Naatiya Kalaam; Urdu Shayari - Masnaviyaat; Urdu Masnavi - Babbar Ali Khan Zaair.

بتوفیق رزاق جہان آفرین حسن الوان آسمان

نظم دربارۂ تضمین حال معجزات رسول مختار قابل ملاحظہ ارباب البصائر ہو

مثنوی زاهره

ضیافت طبع مشتاقین خوش یقین کے واسطے ترکیب عمل

مطبع منشی نولکشور میں بحسن طبع مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حمد خدا سے تھی واہم — افلاک و زمین ہی جس [illegible]

قرطاس کو زیب دی رقم سے — ہو قند فشان نی [illegible] قلم سے

اوراق پہ ہو یہ رنگ تحریر — الفاظ نبین طلای [illegible] تحریر

دیوانہ عشق کبہ دیا ہو — آئینہ حسن حق نما [illegible] ہو

[illegible] — والاخر [illegible]

شمس و قمر و نجوم و افلاک — عرش و کرسی سبی لیکے تا خاک

ہستی پہ اوسکی سب ہین شاہد — سبحان اللہ الہ واحد

پیدا کئی اوسنے ظلمت و نور — سارا عالم ہی اوس سی معمور

جن و انسان کا ہی وہ رازق — حقا ہر شی کا ہے وہ خالق

بر و بحر و نبات و اشجار — کوہ و دشت و بحار و انہار

رعد و برق و سحاب و باران — جن و ملک و پری و حیوان

سردی گرمی تری و خشکی — صحت و مرض اور درد و [illegible]

صفرا سودا و خون و بلغم — صبر و آرام شادی و غم

واقع موقع پہ اپنی سب ہین — عالم کی نظام کی سبب ہین
ادس سے کیا کام جو ہی غافل — جانیگا انہین عبث نہ عاقل
ہر موی بدن زبان ہو جب بہی — توصیف نہو احد صمد کی
یان کسکو مجال دم زدن ہے — تقریر زیادہ کم سخن ہے
پہونچی کیونکر کسیکا ادراک — جب بولین رسول ماعرفناک
ہر چند ہو عقل کی گوا ہے — سمجھے نہ مشیت الٰہی
آدم کو دی بہشت مین جا — فاخرج ابلیس کو سنایا
فرمان مین کی جو اوسنے تکرار — لعنت کا ہو گیا سزاوار
پہلا تہا گنہ یہ سرکشی کا — شیطان سی جو عمل مین آیا
پہر حرص کا باب ہو گیا وا — گندم آدم صفی نے کہایا
عاصی ہوا پہر حسد سے قابیل — ناحق لی اوسنی جان ہابیل
یہ تینون گناہ اصل ٹہہرے — مشتق ہوی اور سب انہین سے
جو حق سی پہر ادہ حق سے گذرا — دوزخ کا بنا شقی وہ کندا
کیونکہ نہو شکر یہ ہے — ہی دل مین بہری ہوی بدی ہے
اللہ کی معرفت جلی ہے — خورشید کی جیسی روشنی ہے
ہی بلکہ یہ پیش چشم بینا — اوس حد سی بہی کہین زیادا
حاجت تعلیم کی نہین ہے — حیوان تجہکو بہی یقین ہے

حکایت صیاد

جسطرح سنا ہے ایک صیاد — نکلا گہر سے جو ہوکے دلشاد
دیکہا صحرا مین گاو کو ہے — سایی مین کسی شجر کے بیٹہے
بچے کو دودہ دی رہی ہے — بوسی الفت سی لی رہی ہے

دشمن پہ نظر پڑی جو اوسکی — افتادہ کے ڈر سے بھاگ نکلی
اوسنے بڑھ کر وہ بچہ پکڑا — خوش خوش لیا اپنی گھر کا رستا
دہ گامی ہوئی غضب کی بیتاب — آنکھوں سے بہا جگر کا خوناب
چارہ جو نہ تھا تو سر اوٹھایا — حسرت سے فلک کو اوسنے دیکھا
پھر اوسی جنبش کچھ اپنے لب کو — جسطرح پکارتے ہین رب کو
گو بند تھا دان در تکلم — پر صاف کھلا ہوا تظلم
فریاد رس جہان نے دی داد — اک غار مین گر پڑا وہ صیاد
بچا ہاتھون سے اوسکے چھوٹا — مان پاس بڑی خوشی سے پہونچا
لینے کو بلکہ وہ خود آئے — کیا شان ہے تیری کیا خدائے
دنیا ہے شکار گاہ دیکھو — دیکھو عوض گناہ دیکھو
ہے ظلم کا انتقام بھی ساتھ — اس ہاتھ دیا لیا اسی ہاتھ
اس امر مین عقل کو نہین دخل — حیران ہے سبکی اس جگہ عقل

قول صادقؑ امام بحق ناطقؑ در برہان وجود خالق

ایک شخص تھا معرفت کا جویا — حضرت صادقؑ سے اوسنے پوچھا
برہان وجود پر خدا کے — کیا ہے فرمایا سر اوٹھا کے
دریا کا سفر کبھی کیا ہے — کی عرض کہ بارہا ہوا ہے
ارشاد کیا کہ تیری کشتی — مشرف کبھی غرق پر ہوئی تھی
دریا کا دور تھا کنارا — اوسوقت کسیکو تھا پکارا
طالب اوس سے نجات کا تھا — یاں آسرا اوسکی ذات کا تھا
تھی جس سے امید مخلصی کی — اللہ وہی ہے بس حقیقی

جب شخص کو ضبط مدار ہوگا / مبدء ہی پہ فقط مدار ہوگا
فطری ہی یہ نہ اختیاری ہے / تحقیق ہوا وجود باری ہے
شرکت سے خدا نہیں ہے موصوف / ارسال رسل ہی اس پہ موقوف
تبلیغ نہ تھی وہ معرفت کے / تبلیغ وہ لاشریک کے تھے
کب حکم دیا خدا کو جانیں / ہاں ان پہ تھا کہ لاشریک جانیں

در بیان اصلیت و فرعیت دنیا و آخرت

دنیا عقبا کی ہستی حکمت / ہی روح و بدن کی ان میں نسبت
وہ اصل یہ فرع اوسکی ٹھہری / جو یہان ہی وہ نقل ہی وہانکی
جو وان ہی یہان ہی ہی وہ موجود / اور اسکے سوا جو ہی وہ مفقود
بس ممتنع الوجود وہ ہے / جس طرح نظر میں آئی اک شئی
سر سایون کا تخیلا ہی / جیسے انسان کا سر بڑا ہو
دانت اوسکی خیال میں جو نکلے / اوڑتا ہو جسطرح ابابیل
خارج میں جو ایک شعبدا ہے / دیکھو گر غور سے تو کیا ہے
موہوم ہی جسم اوسکا بالکل / مہمل ہے اگر کیا تعقل
رکھہ مہر سکوت لب پہ زاہر / ہستی خدا ہی سب پہ ظاہر
بعد اسکے درود انبیا پر / لازم ہی خصوص مصطفی پر
وہ ختم رسل شرف ہے جسکے / مخلوق ہوا ہے نور پہلے
ہی حق کا کلام طاہر و پاک / لولاک لما خلقت الافلاک
ہیں بارہ وصی نبی کی برحق / قرآن سے جدا نہیں وہ مطلق
قرآن سے وہ ہیں اور ان سے قرآن / کچھہ واسطہ بیچ میں نہ تو جان
قرآن سے پھرا پھرا جو ان سے / شیطان ہوا وہ قوم جن سے

در بیان کرم

ہوتا ہی کرم کا حال تحریر ۔ ہو جسکو بخیل سنکے دلگیر
دنیا مین ہی زر سبب کرم کا ۔ مفلس کے ہی دل پہ سنگ غم کا
حاتم نے اسی سے نام پایا ۔ قرآن مین یو شرف ہے آیا
کہتا ہی بخیل اوٹھانا کسکا ۔ دل پہ بیٹھا ہے نقش اسکا
کر اپنا عیار یہ دکہاتے ۔ مس کو اکسیر زر بناتے
انسان کے لیے الم ہوا مال ۔ جسنے پایا رہا وہ پامال
بی مال کے دل پہ کوہ غم ہے ۔ گر قلب سے ہی کیجیے الم ہے
ہی طول امل اسی سی حاصل ۔ کر دیتا ہی سبکو سست کاہل
جو اسپہ فریفتہ ہوا ہے ۔ مایوس جہان سی وہ گیا ہے
ہو دوست اسی سی اور دشمن ۔ گلشن اس سی اسی سے گلخن
دنیا ہر حال مین بہلا ہے ۔ رکہنا اسکا بہت برا ہے
رائج یہ خبر ہے کر تو باور ۔ مسکوک ہوا جہان مین جب زر
بوسی ابلیس دے کے بولا ۔ اب مجکو نہین کسی کی پروا
مشغول عبادت خدا ہون ۔ ہون صوم و صلوۃ آشنا ہون
کب دام درم سی چہٹ سکین گے ۔ میری ہی چلن پہ بس چلین گے
اللہ بچائے اسکے شر سے ۔ لعنت او سپر مدام برسے
خاصان خدا کو ہے ضرورت ۔ تہی نام سی مال و زر کی نفرت
شمشیر عنا کا ایک گہائل ۔ آکر ہوا شیر حق سی سائل
جب اوسکی صدا سنی علی نے ۔ لکہی وہین چار سو ولی نے
پوچہا رافع نے سیم یا زر ۔ غصہ سی بجراں بولی حیدر

[illegible]

مشہی کو اپنے بند کر لی	دینار و درم جو ہو سو دی دے

بیان دعوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

لکھتی ہین یہ راویان صادق — مقبول مخالف و موافق

اک مرد بزرگ تھا عرب مین — مشہور نسب مین اور حسب مین

سر دفتر اغنیاے عالم — مال دنیا سے شاد و خرم

سردار نبی تمیم کا تھا — جود و کرم و سخا مین یکتا

عبد اللہ خوش سیر فلک صدر — بیٹا جدعان کا وہ ذی قدر

سرگرم غنیا نشون مین رہتا — دریای کرم ہمیشہ بہتا

نوکر چاکر بہت تھی اوسکے — خدمت مین کبھی کمی نکرتے

ایک اونمین سی تھا ابو قحافہ — بوبکر کا باپ تھا وہ ہوتا

ہاتھ آتے تھے اوسکے چار پیسے — پاتے مزدور زر و زیسے

کھانا تیار جبکہ ہوتا — چلا کی وہ اپنی جان کھوتا

جاتا تلّ جبال پر وہ — دیتا اعراب کو خبر وہ

جدعان کے مائدی پہ آئے — کھانا جسکو ہو سو آکے کھاتے

سنکر آواز بو قحافہ — احتشام عرب کم و زیادہ

آ آ کی طعام گرم کھاتے — ہو ہو کر سیر گھر کو جاتے

سچا جو کچھ اوس سب ہونکا — جھوٹا وہ کھاکے پیٹ بھرتا

جہاڑن جہوڑن پہ اوسکی اوقات — القصہ یونہین بسر ہوئی دن رات

اک روز رسول سے تھے داور — مبتوع زمین و چرخ اخضر

سلطان رسل نبی رحمت — دریای کرم شفیع امت

از حے نبی تمیم بگذشت — در گلشن چون نسیم بگذشت

اون روز دن مین اس تہا مصطفیٰ کا
سنکر خبر قدوم حضرت
باہر مہمان سرا سے آیا +
کی عرض کہ ای سپہر حشمت
حضرت نے کیا اگرچہ انکار
القصہ رسول کو بمنت
گہر مین عمدہ جگہ بٹہایا
اشراف قبائل عرب کے
دلکش تہی عجب طرح کی محفل
کہانے کے وقت خوان آئی
جذعان کی پسر نے پہلے چکہی
کچہ اس مین نوش سے پیچہے بولا
بولا حضرت نے کی عنایت
عزت مری ہوگئی حشم مین
خیر و برکت سے بہر گیا گہر
القصہ ہے اس طرح روایت
بولے حضرت مری یہان بہی
کل بعد طلوع صبح صادق
تو اوسکو کرم کا مقتضا جان
فرما کی یہ آئے اپنے گہر مین
ہر چند اوس تک نہ ہاتہہ پہونچے

چہبیس برس سی کچہ زیادہ +
جذعان کا پسر بطوع و رغبت
حرف دعوت زبان پہ لایا
امید ہے ہو نہ رد دعوت
کرتا رہا وہ بہت سا اصرار
ساتہہ اپنے لیگیا بعزت
سب طرز ادب بجا وہ لایا
سب سامنی دست بستہ بیٹہے
اک تازگی روح کو تہی حاصل
کہانے جو جو کہ خوش مزہ تہے
پہر آپ کے سامنے وہ رکہی
پہر درج دہن کو اپنے کہولا
ممنون کیا سبہی نہایت
پستی تہی ہوا بلند دم مین
چمکا طالع کا میری اختر
کہانے سے ہو چکی فراغت
دعوت ہی مع قبیلہ میری
سب آئین مخالف و موافق
بہت کیا شکر و ثنائی احسان
شوق دعوت بہر اتہا سب مین
اقدام مگر کرے گا دل سے

خالی سامان سے گھر کو دیکھا — چپ رہ گئی شکل نقش گویا
کیا ہوگا یہی تھی فکر ہر دم — کل اٹھے گا یان تمام عالم
سامان تو یہ کچھ نہین پاس — کسطرح کھلے یہ قفل وسواس
جو دل پہ گزرتی تھی خدا سے — کرتی تھی عرض ہاتھ اوٹھا کے
تو خالق و رب دوسرا ہے — تو فالق حب ہی اور نوا ہے
آتش کو جو چاہے آب کر دے — پانی سے جبال و دشت بھر دے
نادار کو بخشے تاج شاہے — حکم اوسکا ہو مہ سے تا بماہے
قیصر فغفور اور خاقان — محتاج ہین تیری در کی رحمان
طوفان سے نوح کو بچایا — آتش سے خلیل باہر آیا
عیسی کو جگہ ملے فلک مین — قارون کو گرا دیا درک مین
فرعون کو نیل مین کیا غرق — رکھا موسے کے تاج بر فرق
کی دن کی رہی کی بادشاہے — بس ہی ابدی تری خدائے
کرتی تھی یہ عرض ابھی کہ ناگاہ — ظاہر ہوئین سامنے سے جون ماہ
وہ بنت اسد جو ہین جیسے حور — تھین نام سے فاطمہ کے مشہور
بوطالب ایسی جنکے شوہر — فرزند وہ باب علم حیدر
الفت کا زبس ہوا تقاضا — آغوش مین تھا نبی کو پالا
حضرت بھی اونھین اوسی طرح سے — مادر کہکے پکارتے تھے
تھا اونکو یہ رنج کب گوارا — آنکھونکا جانتی تھین تارا
بولین کہ بتاؤ آج کیا ہے — چہرا پژمردہ کیون ہوا ہے
منہ اوترا ہوا ہے آج کیسا — کس واسطے ہو اداس بیٹھا
کس سے یہ رنج دل کو پہونچا — چاہا ہو جو جیسے ہو ویسا

زلفون کو بھی تو نہین سنوارا ۔ الجھن یہ ہے مجھے نہین گوارا
آنسو آنکھون مین ڈبڈباتے ۔ بیٹھی ہو کب سی سر جھکائے
دل کا کیا حال ہی مری جان ۔ کچھ تو منہ سے کہو مین قربان
کی عرض رسول نے کہ مادر ۔ ہی خیر کسی سی کچھ نہین شر
مضطر ہو کر کہا کہ فرزند ۔ دیتی ہون تمہین خدا کی سوگند
شبیہ کی قسم ہی تمکو پیارے ۔ غمگین ہو کیون کہو تو بارے
آثار ملال منہ پہ سب ہین ۔ غنچی کی طرح خموش لب ہین
فضل خالق سی سب ہے موجود ۔ کیون کرتی ہو چشم گریہ آلود
میری حق کی تمہین قسم ہے ۔ اب جلد کہو جو درد و غم ہے
ناچار نبی نے حال سارا ۔ دعوت کرنے کا کہہ سنایا
بولے کہ نکل گیا زبان سے ۔ یہ کام روا ہو اب کہان سے
فرمایا یہ تنگی غم اٹھاؤ ۔ اپنے عم کو تو یان بلاؤ
پاس آنے دو اونکو اپنی گھر مین ۔ ہو جائے گا سب کچھ آن بھر مین
یہ باتین ہی تھین جو سامنی سے ۔ بوطالب نامدار آئے
بیٹھی تو فاطمہ نے فی الحال ۔ معروض کیا تمام احوال
بوطالب خوش ہوئی نہایت ۔ ہو جیسے ہوا سی گل کو نزہت
ماہین دو چشم دیکے بوسے ۔ سینی سے لگایا اور یہ بولی
جو ہوتی ہین خاندان دین سے ۔ ہوتی ہین یہ کام بس انہین سے
بیجا نہین صرف یہ تمہارا ۔ احتشام مین نام ہی تمہارا
اون روز دنون مین تھی بہت گرانی ۔ بر سیادت سی تہا نہ پانی
بلوا کی ہر ایک کو گھرون سے ۔ فرمایا یہ اپنی خواہرون سے

درپیش ہی مجھکو ایک حاجت
زیور مجھی اپنی قرض دو اب
دیدونگا مضاعف اسکا تمکو
دو چند
سنکر آن سبنی زیور اپنے
بیزلن خرد مین جب کہ تولا
آیا یہ خیال دل مین اونکے
سب بہائیون مین وہ تہی تونگر
عباس کی گہر کی لی جو ہین راہ
اک گلہ گوسفند دیکھا
پوچھا یہ کسکی بکریان ہین +
سالم کی پسر کا نام تہا جو
حضرت کا غلام تہا وہ خوش ذات
کی عرض یہ دست بستہ ہوکر
بولا یا یہ جلال ہے یہ
گلی کا کہا شمار کیا ہے +
گلا جب سے لیچلے چکا کے
دل مین کہا اب نہین ضرورت
سامان مین ہوئی بس وسکی مصروف
عباس نے یہ خبر جو پائے
معلوم نہین کہ آتے تہے کیون
اوٹہے یہ بات سنکے عباس

دینار و درم کی ہی ضرورت
مال آئیگا شام سے مرا جب
بافضل اپین مجہکو جانو +
انکے یہ آگے خوشی سے رکہے
کہینچ دعوت سے کہ بہت تہا
عباس سی چلکی قرض لیجے
تہا مال کثیر اور بہت زر +
ابطح مین ہوا ورود ناگاہ
تقریبا دو ہزار کا تہا
مالک ہی کون بکتیان ہین
مال دنیا سے شاد و مسرور
تہی صرف تجارت اوسکی اوقات
بندی کا یہ مال ہی سراسر
مولا بندی کا مال سب ہے یہ
بولا یہ دو ہزار کا ہے
رکہا بحفاظت اوسکو لاکے
کافی ہی یہی برائے دعوت
رکہا جانا و یان کا موقوف
آتے تہے تمہاری گہر مین بہائی
پہر راہ سی گہر کو پہر گئے کیون
آئی دلگیر بہائی کے پاس

بیٹھے تو یہ بولے جھوٹے ہی ۔ ای کعبۂ دین ای فخر عرب
خوش حال ہی آکے ہوا تھا ۔ پہر آنی سی دل کو رنج پہونچا (ای بزرگ عزیز ۱۲)
باعث جانیکا کہدے کیا تھا ۔ پہر آنیکا پہر سبب ہوا کیا
بوطالب نامدار ہنسکر ۔ بولے عباس سے برادر
بھائی بخشش مجھے تمہاری ۔ بائی ہوتے وفا شعاری
اب کچھ نہ کرو خیال اسکا ۔ مطلب اس سی کچھ اور ہی تھا
مجکو جس چیز کی طلب تھی ۔ منعم نے وہ راہ میں عطا کی (ای خدا ۱۲)
پہر حال سخاوت محمدؐ ۔ وہ وعدہ دعوت محمدؐ
اس حسن بیان سی کہہ سنایا ۔ عباس کو بھی پسند آیا
پڑہتی رہی وہ کتاب توصیف ۔ کی حد سے سوا انہی کی تعریف
پہر بولی کہ ای سپہر جاجات ۔ مقبول ہو تو کہوں میں اک بات
فرمایا وہ بات کونسی ہے ۔ تم خوش ہو یہی مری خوشی ہے
یوں بھائی سی اپنی بولی عباس ۔ دعوت میں ہوگی کثرت ناس
اشام عرب کو جمع کرنا ۔ محفل میں سب کو جمع کرنا
سہرکی نہ وہاں سی ہیمہ سامان ۔ تکلیف نہ پائی کوئی مہمان
ہر ساعت جاتی اور پہر آتی ۔ باقی نہ دقیقہ کوئی رہجاتے
آسان نہیں ہی اسکا سامان ۔ مشکل سی یہ کام ہوگا آسان
سرگرم اسمیں رہی شب و روز ۔ کہتی ایسا ہی کون دل سوز
اسواسطے اہتمام اسکا ۔ ہوجای مری سپرد مولا
ہوگی اگر اور باقی ساتے ۔ کیا دخل رہی جو وہ بھی باقی
بوطالب مسکرا کے بولے ۔ بہتر ہے تدارک اسکا کیجیے

مجھ میں تم میں ہی کیا جدائی
کی کل فضیلہ ہی لاک
پیسنکی ہوتی وہ خرم وشاد
کرنی لگی کاروبار دعوت
کہانا ایک اک کو گرم دینا
ہر شی سے مضائقہ نہ تھا کچھ
سامع کی نہ گوش پہ گران ہو
ابتک ہی زبان زد خلائق
اس حسن سلوک کی تلافی
قبضی میں حجاز جبکہ آیا
تا دیکے رسول پر سکا
دعوت کا کیا شمار اکبار
اسوقت میں گر حساب کرتے
ادنی سا کرم یہ تھا نبی کا
اخبار میں یہ بھی ہی تحدید
گو فاقی سے تین دن گذرتے
موجود ہوا دیا دکر تا ﴿

ہی نام مرا اشتہار ابیاتی
ماکان لک الکلم بلاشک
ہوکر بند الم سے آزاد
کسطرح تھی گرم کار دعوت
پانی پہونچانا سب کو شفا
پر طول میں ذائقہ نہ تھا کچھ
رکھا موقوف سب نے اسکو
دعوت اوسپر ہوتی نہ فائق
حکم حق سی نبی نے یون کی
بازار عکاظ اونکو بخشا ﴿
بار احسان رسے اصلا
سب ادشوی تھی چہ ہزار دینار
مقصد قربان ہوتی اوسکے
زانتے جو نظم میں سنایا
حال اکرم رسول داور
سائل کا سوال رد نکرتے
وعدہ ہی یہ اسعد وابرکنا

جز لفظ نعم زبان سے لا کا
کلمہ نہ کبھی نکلتے دیکھا ﴿

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ اندنون نظم انتخاب و مثنوی لاجواب مسمی بہ موعظۃ الحسنہ معروف
بہ مثنوی نذائر من تصنیفات شاعر یکتا و سخنور بے ہمتا نواب میر علیخانصاحب بہادر
متخلص بہ اثر مشعر بیان دعوت جناب سید المرسلین و خاتم النبیین حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اون حضرت نے قبائل قریش کی دعوت فرمائی
حدیث صحیح سے مصنف ممدوح نے جمع فرما کر تصنیف کی حسب فرمایش جناب فیض مآب
نواب جعفر علی خانصاحب بہادر دام اقبالہ معرفت جناب مولوی محمد حسین صاحب مہتمم
مطبع جہان مرجع خوان کرم جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ بین کارپردازان
مطبع کے اہتمام بلیغ سے بنہایت تصحیح طبع ہو کر چاشنی بخش مذاق جہانیان ہوئی فقط

۱- اردو مثنوی
و- تا تقسیم